Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ ۱۵ رجب ۱۴۱۲ھ، ۲۲ صلح ۱۳۷۱ہش، ۲۲ جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۸

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ دُنیا خود بخود نہیں ہے اس کے لئے ایک خالق ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اسی کی مرضی سے ہو رہا ہے بغیر اس کی رضا کے ایک ذرّہ حرکت نہیں کر سکتا۔ جو اللہ تعالیٰ سے ترساں رہے گا وہ خود محسوس کرے گا کہ اس میں ایک فرقان پیدا ہو گیا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ شیطانی سیرت کا انسان نہ ہو۔ تکالیف تو نبیوں پر بھی آتی ہیں مگر وہ عام لوگوں کی طرح نہیں بلکہ اُن کے لئے وہ باعثِ برکت ہوتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۳۲)

"اب تم کو چاہیئے کہ بُرائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دُعا کرو تا کہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دُعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دُعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گُناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اُسے مِل جاتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (......) یعنی جو امور اُسے کشاں کشاں گُناہ کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے۔ قرآن کو بہت پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے۔ کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔ کسان کو دیکھو جب وہ زمین میں ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اُٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے۔ مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی اچھا ہو۔ سامان بھی عمدہ ہو۔ سب کچھ کر بھی سکے۔ تب جا کر فائدہ پا دے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۳۳)

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں درخواست دعا

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی رپورٹ بھجوائی ہے۔ جس کے مطابق حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، کو پِتّہ کی جو تکلیف ہے اس کے بارے میں ٹیسٹ اور رپورٹیں لی جا رہی ہیں۔ گذشتہ سال حضرت بیگم صاحبہ کو دل کی تکلیف ہوئی تھی جس کے لئے امریکہ میں جولائی میں اینجیو پلاسٹی ANGIOPLASTY کی گئی تھی۔ ان سب باتوں کے پیش نظر احباب کرام کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کے آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

اپنی لذّات کو اپنے ربّ سے وابستہ کریں

اقتباس از خطاب فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اپنا حال دیکھو۔ تمہاری بھی لذتیں تو بگڑی ہوئی ہیں۔ تم بھی تو خدا کے لئے اس طرح لذّت محسوس نہیں کر سکتے جس طرح انبیاء نے محسوس کی۔ جس طرح خدا کے مقربین نے کی اور ادنیٰ چیزوں پر راضی ہو رہے ہو اور عجیب حالت ہے۔ مجھے خیال آیا کہ کس طرح انسان اپنے سے ادنیٰ پر ہنستا چلا جاتا ہے۔ اور اعلیٰ کی طرف توجہ نہیں کرتا اور اس طرح قومیں ایک غفلت کی حالت میں زندگی گذارتے ہوئے نسلاً بعد نسلٍ تباہ ہوتی چلی جاتی ہیں۔

پس ذوق کے بگڑنے سے ایک بگڑی ہوئی چیز مزہ دینے لگ جاتی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ انسان لذّت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ لذت کی تلاش تو عورت نے بہر حال کرنی ہے اگر خدا کی محبت اسے نصیب نہیں ہوئی۔ اگر ذکرِ الٰہی میں وہ تسکین نہیں پائے گی تو پھر وہ دُنیا کے فیشنوں کے پیچھے بھاگے گی۔ وہ سوچے گی کہ میں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے یہ حرکتیں کروں اور وہ حرکتیں کروں اور اسے چین نہیں آئے گا وہ قدم قدم پر قدم بڑھاتی چلی جائے گی یہاں تک کہ ساری قوم کو، جو بچے اس کے پیچھے لگ رہے ہیں ان کو ہلاکت کی طرف لے جائے گی تو میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ لذتوں کی تلاش چھوڑ دیں۔ لذتوں کی تلاش تو فطرتِ انسانی میں ودیعت کی گئی ہے کوئی انسان لذت کے بغیر زندہ رہ نہیں سکتا۔ ہاں لذتوں کے معیار درست کیجیے اور جس طرح حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک چھوٹے سے فقرہ میں ایک عظیم الشان صداقت بیان فرما دی۔ "ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں"۔ اپنی لذات کو اپنے رب سے وابستہ کر لیجیے۔ پھر جماعت کے منتظمین کو، لجنہ

باقی صفحہ ۳ پر

درخواست دعا

محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ

"میرے داماد مصطفیٰ احمد خان جو نواب عبد اللہ خان صاحب اور سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے بیٹے ہیں ان کے مثانے میں کینسر نکلا ہے۔ امریکہ میں اب دو تین دن میں آپریشن متوقع ہے۔ یہ آپریشن میجر آپریشن ہے۔ میں سب احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہوں خدا تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ بعد میں بھی کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ خدا تعالیٰ مصطفیٰ خان کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔"

محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انتقال کر گئے

احباب کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ دیرینہ خادم سلسلہ مکرم مولوی بشارت احمد بشیر صاحب ۲۰ جنوری ۱۹۹۲ء کو قریباً ۶۸ سال کی عمر میں فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ ان کو جگر اور معدے کی خرابی کی وجہ سے ۷ دسمبر کو ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔

مکرم مولوی بشارت احمد بشیر صاحب ۲۴ جنوری ۱۹۲۴ء کو صوبہ سندھ کے گاؤں کمال ڈیرو تحصیل کنڈیارو ضلع نواب شاہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم مکرم ماسٹر محمد پریل صاحب حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ مکرم مولوی صاحب نے پرائمری تک تعلیم نواب شاہ

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲۔ صلح ۱۳۷۱ہش ۲۲۔ جنوری ۱۹۹۲ء

صورت اور سیرت سے محبت

محبت بھی عجیب چیز ہے۔ کسی سے ہو جائے تو ہو ہی جاتی ہے۔ اور پھر انسان کا دل چاہتا ہے کہ درمیان میں کوئی چیز یا کوئی شخص حائل نہ ہو۔ اور اگر کوئی حائل ہو تو اسے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ تاریخ محبت کی داستانوں سے بھری پڑی ہے۔ لوگ محبت کے لئے سب کچھ کر گزرتے ہیں۔ جان دے بھی دیتے ہیں اور جان لے بھی لیتے ہیں۔ اس جذبے کے بہاؤ کے راستے میں کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی۔

لیکن اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ محبت بہت کم کامیاب ہوتی ہے۔ اس بات کا رونا رویا جاتا ہے کہ زمانہ ہماری محبت میں حائل ہے۔ اور محبت کی جتنی داستانیں سنی جاتی ہیں یا پڑھی جاتی ہیں وہ سب کی سب یا شائد انکی اکثریت ناکامی پر ہی منتج ہوئی۔ یعنی یہ سب محبتیں ناکام ہوئیں اور غالباً اسی ناکامی ہی نے ان کو زیادہ اُجاگر کیا۔ اور دنیا میں مشہوری کا باعث بنیں۔

لیکن ایک محبت ایسی بھی ہے جو کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ اس کا لگانا بھی آسان ہے اور اس میں ناکامی کا خطرہ بھی نہیں۔ البتہ ہونی مخلص چاہیئے۔ اور وہ محبت ہے خدا سے۔ خدا سے دل لگا لیا جائے۔ خدا سے محبت پیدا کر لی جائے تو اس کی ناکامی کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ ہم اس کی طرف ایک قدم چلیں تو وہ دو قدم چلتا ہے۔ ہم اس کی طرف آہستہ چلیں تو وہ دوڑ کر ہماری طرف آتا ہے۔ اور یہی دو طرفہ محبت کی دلیل ہے۔ خدا سے محبت لگانا بھی مشکل نہیں۔ آخر محبت ہوتی ہے صورت سے یا سیرت سے۔ صورت اچھی ہو تو محبت ہو جاتی ہے اور سیرت اچھی ہو تو وہ بھی دل موہ لیتی ہے۔ اور اپنا گرویدہ بنا لیتی ہے اور اسی کا نام محبت ہے۔ جہاں تک صورت کا سوال ہے اللہ تعالیٰ کی ذات سب حسینوں سے حسین سب خوش شکلوں سے زیادہ خوش شکل۔ اگر کسی اور خوش شکل سے محبت ہو سکتی ہے تو اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت ہونے کا امکان ہونا چاہیئے اور محبت ہو جانی چاہیئے۔ اور جہاں تک سیرت کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی "سیرت" کو اور کس سے تشبیہہ دی جائے۔ ہمیں پیدا اس نے کیا۔ ہمیں پالتا پوستا وہ ہے۔ ہماری ضروریات وہ پوری کرتا ہے۔ ہماری دعائیں وہ سنتا ہے۔ ہمیں دکھ درد سے محفوظ وہ رکھتا ہے۔ ہماری پشت پناہی وہ کرتا ہے۔ ہمیں دشمنوں سے وہ بچاتا ہے۔ ہماری بھلائی کا وہ کون سا پہلو ہے جس پر وہ حاوی نہیں۔ "سیرت" اس سے زیادہ اچھی کیا ہو گی۔ پھر ایسی "سیرت" والے سے محبت نہ ہو تو اور کس سے ہو۔

پس اللہ تعالیٰ سے محبت آسان بھی ہے اور مستقل بھی۔ یہ وہ محبت ہے جہاں ناکامی نام کو نہیں۔

محنت محنت کچھ بھی نہیں ہے محنت گر فعّال نہ ہو
کمرِ ہمّت باندھ کے بڑھئے چلتے چلتے رہیئے

مقصد یہ ہے لوگ سمجھ لیں اپنے دل کا حال
چُپ رہیئے یا اپنی زباں سے باتیں کھول کے کہیئے

الوالاقبال

اُن کے لہجے میں نگاہوں میں حلاوت دیکھی
ہم نے ہر سمت برستی ہوئی رحمت دیکھی

کوئی تحفہ نہ تبسّم سے حسیں تر پایا
کوئی دَولت نہ محبّت کی سی دَولت دیکھی

اپنے کھل جانے کی کچھ شرم عناں گیر رہی
ورنہ کہہ دیتے کہ کیا کیا تری صورت دیکھی

صُبح بشّاش تھی پُر کیف و حسیں تھا سب کچھ
رات بھر خواب میں وہ چاند سی طلعت دیکھی

بارہا لَب پہ ترے آیا جو مَیں نے سوچا
دِل سے دِل تک یہ خیالات کی ہجرت دیکھی

آج اُس بحرِ محبّت میں تلاطم سا تھا
اُس سمندر کے تلاطم میں بھی چاہت دیکھی

غیر سَو طرح کے محفوظ حصاروں میں جلے
ہم نے تو مکڑی کے جالے سے حفاظت دیکھی

امۃ الباری ناصر

راہِ وَفا پُر خار ہے یارو
پر منزل پر یار ہے یارو

دُنیا بیچو دِین کماؤ
یہ صالح بیوپار ہے یارو

جس نے وَفا پر ثبت دکھایا
اُس کا بیڑا پار ہے یارو

اپنے صبر کی ڈھال پہ روکو
ظُلم کا جو بھی وار ہے یارو

"ہر فرعونے را ایک مُوسیٰ"
یہ ازلی تکرار ہے یارو

عبدالعلی ملک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ——— (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تحریک جدید

پندرھواں مطالبہ جماعت سے بلکہ نوجوانانِ جماعت سے یہ ہے کہ وہ نوجوان جو گھروں میں بیکار بیٹھے روٹیاں توڑتے ہیں اور ماں باپ کو مقروض بنا رہے ہیں انہیں چاہیئے کہ اپنے وطن چھوڑ دیں اور نکل جائیں۔

میں نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے اندر وسعتِ نظر اور بلند ہمتی پیدا کریں۔ دیکھو انگریز کس طرح دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کسی وقت وہ ایسے ہی کمزور تھے جیسے آج ہم ہیں۔ (۱۹۳۶ء کی بات ہے) خدا کا قانون یہی ہے کہ جو دنیا کے لئے باہر نکلتا ہے خدا اس کے آگے دنیا کو ڈال دیتا ہے۔ اور دنیا کی حکومت اسے عطا کر دیتا ہے۔ اور اسی طرح جو دین کے لئے نکلتا ہے اسے دین کی حکومت عطا کر دیتا ہے"

پھر فرمایا:۔

ایسے بے کار لوگ جن کو اس ملک میں کام نہیں ملتا اگر باہر چلے جائیں تو بیرونی ممالک میں اپنے لئے ترقی کا رستہ نکال سکتے ہیں۔ اور سلسلہ کے لئے بھی مفید ہو سکتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام دنیا تمہاری میراث ہے اور خدا تعالیٰ نے تمہیں دی ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ ان جائز ذریعوں سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں اسے حاصل کرو۔ اور اس کے حاصل کرنے کا پہلا قدم یہی ہے کہ ہمارے نوجوان دنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور دعوت الی اللہ بھی کرتے رہیں۔

پیشہ وروں کے طور پر بھی ہمارے نوجوانوں کو باہر نکلنا چاہیئے۔ اس میں ہزاروں بہتریاں ہو سکتی ہیں۔ بسا اوقات انسان ایک ملک میں عزّت نہیں پاتا مگر دوسرے ملک میں عزت پا جاتا ہے۔ بالکل ممکن ہے کہ ہمارے بعض نوجوان یہاں دس روپے بھی نہ کما سکیں۔ مگر باہر ملکوں میں نکل کر کسی حکومت میں وزیر بن جائیں۔ کسی جگہ جرنیل بن جائیں۔ یا کسی طوائف الملوکی کی حالت میں وہاں کے بادشاہ ہو جائیں۔ یہ اچنبھے کی بات نہیں۔ تاریخ میں اس قسم کی ہزار ہا مثالیں ملتی ہیں

نوجوانوں سے میری مراد عمر والا نوجوان نہیں بلکہ ہر ہمت والا شخص مراد ہے۔ دراصل انسان ہر عمر میں نوجوان رہ سکتا ہے۔ اور نوجوان رہنا اپنے اختیار کی بات ہوتی ہے۔ جوانی عمر کے ساتھ نہیں، بلکہ امیدوں، حوصلوں اور امنگوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر سَو دو سَو نوجوان بھی ہماری جماعت کے غیر ممالک میں نکل جائیں تو تھوڑے ہی دنوں میں وہ معلوم کر لیں گے اور جماعت کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ باہر بہت سی غرضیں موجود ہیں۔ غیر ممالک میں جانے پر قدرتی طور پر اسی ملک میں رہنے والوں کو باہر سے آنے والوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ آنے والے کی نسبت سمجھنے لگتے ہیں کہ نامعلوم اپنے ملک میں اس کی کتنی بڑی عزت ہے۔

ہندوستان کے حالات اور اس کے رسم و رواج کی واقفیت بہم پہنچا کر بھی بعض ملکوں میں روزی کمائی جا سکتی ہے۔ مزدوری کے پیشہ سے لے کر بادشاہ بننے تک کے راستے کھلے ہیں۔ مگر انہی لوگوں کے لئے جو اپنے ملک سے باہر جاتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جنہیں کام کا موقعہ ملا ہوا ہے وہ بھی باہر چلے جائیں میرا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو یہاں کام نہیں ملتا وہ باہر جائیں۔ اس کے لئے روپوؤں کی ضرورت نہیں۔ اگر ہمت کریں تو وہ پیدل بھی جا سکتے ہیں۔

پس تم اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ قابل بناؤ۔ زیادہ سے زیادہ لائق بناؤ۔ نہ صرف دین میں بلکہ دنیا کے ہر کام میں۔ ہر فن اور ہر پیشہ میں۔ یہاں تک کہ کوئی میدان ایسا نہ ہو جس میں احمدیہ جماعت کے افراد سے زیادہ لائق افراد دنیا میں مل سکیں۔ سب سے کامل لوہار تم بنو۔ سب سے کامل نجار تم بنو۔ سب سے کامل معمار تم بنو۔ سب سے کامل کیمسٹ تم بنو۔ سب سے کامل کپڑا بننے والے تم بنو۔ سب سے کامل مشین بنانے والے تم بنو۔ اور جب تم اس ارادہ اور عزم سے کھڑے ہو گئے اور دنیا کے ممالک میں نکل جاؤ گے تو خدا کے فرشتے تم پر برکتیں نازل کریں گے۔ اور تم جو کام بھی کرو گے خواہ وہ بظاہر دنیا کا نظر آتا ہو۔ اس کے بدلے میں تم ثواب پاؤ گے۔ کیونکہ ہر قدم جو تم اٹھاؤ گے اس لئے اٹھاؤ گے کہ خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی باتیں پوری ہوں ....

پس ہر پیشہ اور ہر فن اور ہنر میں ترقی کرو۔ اور ملکوں اور علاقوں کی حد بندیوں سے آزاد ہو جاؤ۔ صاحب ایمان کسی ملک اور علاقے کی قید میں مقیّد نہیں ہوتا۔ پھر تم دیکھو گے کہ اس کے فضل کس طرح تم پر نازل ہوتے ہیں۔ پھر حضور نے فرمایا:

جہاں تک دوسرے ممالک کا تعلق ہے۔ اگر آپ اپنے لئے صحیح انتخاب کریں تو ۹۹ فیصدی کامیابی کی اُمید ہے۔ اگر کوئی امریکہ چلا جائے۔ کوئی جرمنی چلا جائے۔ کوئی فرانس چلا جائے۔ کوئی انگلستان چلا جائے۔ کوئی اٹلی چلا جائے۔ کوئی افریقہ چلا جائے۔ اور جا کر قسمت آزمائی کرے۔ کمائیں خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

عنوان مقابلہ مضمون نویسی خدام سہ ماہی دوم
"مہمان نوازی"
آخری تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۹۲ء
مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان

ہماری تاریخ

سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں۔

اس سال (۱۹۲۷ء) میں نے شملہ کا سفر اختیار کیا۔ جس کے دو بہت بڑے فائدے ہوئے۔ ایک تو یہ کہ مذہبی لحاظ سے اس مسودہ میں مشورہ دینے کا موقعہ میسر آیا جو گورنمنٹ نے مذاہب کے بزرگوں کی ہتک کے انسداد کے متعلق پیش کیا۔ اسمبلی کے ممبروں کو اس کے متعلق کئی باتیں میں نے بتائیں چنانچہ مسودہ میں بعض تبدیلیاں میرے مشورہ کے مطابق ہو گئیں بعض نہ بھی ہوئیں۔ مگر بہت بڑی کامیابی یہ تھی کہ بڑے بڑے لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ (—) کے لئے احمدی جماعت سب کچھ قربان کر کے کام کرنے کیلئے تیار ہے۔ مسز نائیڈو جو مشہور عورت لیڈر ہیں۔ انہوں نے ذکر کیا میں ایک موقعہ پر مسٹر محمد علی جناح سے ملی تو انہوں نے کہا۔ احمدی جماعت میں کام کرنے کی عجیب روح ہے۔ اسمبلی میں مسودہ پیش ہوتا ہے مگر اس کے متعلق بہت سے اسمبلی کے ممبروں کو اتنی فکر نہیں ہوتی جتنی ان لوگوں کو ہے۔ ان کے آدمی نہ رات دیکھتے ہیں نہ دن۔ ہر وقت ہمارے پاس پہنچ جاتے اور اپنا مشورہ پیش کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب مجھے مسودہ ملا تو میں نے راتوں رات آدمیوں کو اسمبلی کے بعض ممبروں کے پاس بھیجا کہ جا کر انہیں اس کے متعلق ضروری باتیں بتاؤ۔

اس اثناء میں شملہ میں اتحاد کانفرنس منعقد ہوئی جس کا مجھے بھی ممبر بنایا گیا۔ اس طرح مجھے ہندو مسلمان لیڈروں کے ساتھ مل کر کام کرنا پڑا۔ جس سے کئی فائدے ہوئے ایک تو یہ کہ ہندو مسلمان لیڈروں سے واقفیت پیدا ہو گئی۔ جس سے آئندہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ دوسرے ان کی شخصیتوں کا علم ہو گیا میں کانفرنس میں بولتا بہت کم تھا اور ہر ایک کے کیریکٹر کو دیکھتا رہتا تھا۔ اور اب میں ان میں سے ہر ایک کے کیریکٹر سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف ہوں۔ اور اب میں ان کے متعلق بصیرت سے واقفیت رکھتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں کہ ان میں سے بعض اخلاص سے کام کرنے والے بھی ہیں گو بعض نمائشی بھی ہیں مگر خوشی اس بات کی ہے کہ مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اپنی سمجھ کے مطابق مسلمانوں کے فائدے کے لئے اخلاص سے کام کرنے والے ہیں۔ مجھے یہ افسوس ہے کہ کانفرنس میں بعض مسلمانوں کی طرف سے ایسی باتیں بھی پیش ہوئیں جو مناسب نہ تھیں۔ مگر میں نے یہی طریق رکھا کہ ان کو اپنی مجلس میں اپنے طور پر سمجھا لیا جائے تاکہ مجلس میں مسلمان ایک دوسرے کی مخالفت نہ کریں اور خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ ہندو لیڈروں میں تو آپس میں تفرقہ ہو جاتا مگر مسلمانوں میں اتفاق رہا۔ اور ہندوؤں کی ایک پارٹی ٹوٹ کر مسلمانوں سے مل گئی۔ اگرچہ شملہ میں کوئی بات طے نہ ہو سکی مگر یہ اسی طرح سے ہوا کہ کلکتہ کے ہندو مسلمان لیڈروں میں گائے اور باجہ کے مسئلہ پر اتفاق ہو گیا۔

تے ہیں :۔

مسٹر جناح اور مولانا محمد علی سے پچھلے دنوں شملہ میں مجھے شناسائی ہو چکی ہے۔ اور یونٹی کانفرنس اور قانون حفاظت مذاہب کے متعلق گھنٹوں ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ میں مسٹر جناح کو ایک بہت زیرک قابل اور مخلص خادم قوم سمجھتا ہوں اور ان سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی میرے نزدیک وہ ان چند لوگوں میں سے ہیں جنہیں اپنے ذاتی عروج کا اس قدر خیال نہیں جس قدر کہ قومی ترقی کا ہے۔ مولانا محمد علی صاحب کو بھی میں نے اس سے

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

اماء اللہ کی کارکنات کو اور دوسروں کو آپ کو زبردستی کھینچ کر نہیں لانا پڑے گا۔ آپ کا دل کشاں کشاں چلا آئے گا۔ ان قدروں کی طرف جن میں آپ لذت محسوس کرتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نیکی میں بھی لذتیں ہیں۔ بدی میں بھی لذتیں ہیں۔ یہ گمان دل سے نکال دیجئے کہ نیکی میں لذتیں نہیں ہیں۔ نیکی کی لذتوں سے جو آشنا نہ رہے وہ محروم رہ جاتا ہے اور چونکہ نیکی کی لذتوں سے آشنا نہیں رہتا۔ اس لئے مجبوراً وہ بدی کی لذتوں کو تلاش کرتا ہے اور ایسے تلاش کرنے والوں کو پھر دنیا کی کوئی تنظیمیں روک نہیں سکتیں کیونکہ فطرت کی آواز کے خلاف کسی کا رُخ بدلا نہیں جا سکتا۔ اس لئے میں یہ نہیں کہتا کہ اپنے دلوں کو لذتوں سے خالی کریں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ بہتر لذتوں سے بھریں تاکہ ادنیٰ لذتیں ان دلوں کو چھوڑتی چلی جائیں۔ یہی وہ اصول ہے جسے قرآن کریم نے بار ہا بڑے ہی حکیمانہ انداز میں بیان فرمایا۔"

(خطاب فرمودہ ۲۹ جولائی ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

فلسطینی حکومت کا بلیو پرنٹ

واشنگٹن پوسٹ اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ مشرق وسطیٰ امن کانفرنس کے فلسطینی نمائندوں نے مقبوضہ علاقوں میں سیلف رُول کی تجویز پیش کی ہے اور اس کے لئے مفصل سکیم بنائی گئی ہے۔ یہ حکومت درمیانی واسطے کی ہوگی یعنی فوری طور پر فلسطینی حکومت قائم کرنے کے لئے اس سکیم کو استعمال کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد وہاں پر مستقل حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ فلسطینی نمائندوں نے اپنی اس سکیم میں یہ بھی کہا ہے کہ اسرائیلی فوجوں کو اس علاقے سے نکال لیا جائے۔ اس دفعہ واشنگٹن میں عربوں اور اسرائیلیوں کی جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ مثالی گفتگو ہے اور امید ہے کہ اسی طرح آئندہ بھی جاری رہے گی واشنگٹن پوسٹ کا کہنا ہے کہ اسرائیلی نمائندوں کا ردعمل ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن بہر حال یہ سکیم جو دو صفحات پر مشتمل ہے۔ گو اسے عام نہیں کیا گیا۔ واشنگٹن پوسٹ نے حاصل کر لی ہے۔ اس کے مطابق مغربی کنارہ، غزہ پٹی اور یروشلم کا متنازعہ علاقہ فلسطینی تسلط کے ماتحت ہوگا۔ اور اس کی اسمبلی کے ۱۸۰ ممبر منتخب کئے جائیں گے۔ جن میں سے ایک کو چیئرمین نامزد کیا جائے گا۔ اور بیس ممبروں کی ایگزیکٹو تشکیل دی جائے گی۔ اس سکیم میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ انتخابات سے پہلے تمام فلسطینی جو اس وقت حراست میں ہیں انہیں آزاد کر دیا جائے۔ اور نو آبادیاں جو تعمیر کی جارہی ہیں ان پر کام روک دیا جائے جہاں تک اسرائیلی فوج کا تعلق ہے وہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں وہاں سے ہٹائی جائے اور اس مقام پر واپس چلی جائے۔ جس کے متعلق اسرائیلیوں اور عربوں میں آپس میں تصفیہ ہو جائے۔ جہاں تک اندرونی حفاظت کا تعلق ہے اقوام متحدہ اس حفاظت کا انتظام کرے اور اس علاقے کے لئے جو فوج بنائی جائے وہ مقامی حکومت کے ماتحت کام کرے۔

مشرق وسطیٰ امن کانفرنس کی پہلی میٹنگ گذشتہ اکتوبر میں میڈرڈ سپین میں ہوئی تھی۔ اس وقت تجویز یہ تھی کہ پانچ سال کے لئے فلسطینی عارضی حکومت قائم کی جائے۔ جو آئندہ کا پروگرام متعین کرے۔ دوسری میٹنگ دسمبر میں ہوئی۔ تیسری میٹنگ جو ۷۔ جنوری کو ہونے والی تھی۔ اس کے لئے عربوں نے اپنے نمائندے بھیجنے کے پروگرام کو ملتوی کر دیا کیونکہ اسرائیل نے مقبوضہ علاقے سے بارہ فلسطینیوں کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس سلسلے میں شام کے صدر حافظ الاسد نے یورپین کمیونٹی سے اپیل کی ہے کہ وہ اسرائیلی رکاوٹوں کو دور کرنے میں مدد دے۔ شام کے صدر کے نمائندے نے کہا کہ صدر یہ چاہتے ہیں امن قائم ہو اور ہر پہلو سے امن کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اور عالمی برادری اس کو پوری طرح تسلیم کرے۔ اور اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق کام کیا جائے (یہ تیسری کانفرنس بھی بغیر کسی خاص پیش رفت کے ختم ہو چکی ہے)

بیگم خالدہ ضیاء کا دورہ

اطلاع ملی ہے کہ بنگلہ دیش کی وزیراعظم خالدہ ضیاء مارچ کے مہینے میں کسی وقت پاکستان کا دورہ کریں گی۔ دونوں حکومتیں تاریخ کا تعین کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور اُمید کی جاتی ہے کہ ان کے اس دورے سے پاکستان اور بنگلہ دیش ایک دوسرے کے بہت زیادہ قریب بھی آجائیں گے۔ اور ان کے تعلقات بھی پہلے سے بہت بہتر ہو جانے کی وجہ سے دونوں ملکوں کو خاصا فائدہ ہوگا۔ اس سے قبل بیگم خالدہ ضیاء پاکستان کے وزیراعظم سے کئی دفعہ مل چکی ہیں وہ سعودی عرب اور چین بھی جا چکی ہیں۔ دونوں ملکوں میں یہ اُمید کی جاتی ہے کہ ان کا پاکستان کا دورہ نہ صرف ان دو ملکوں کے لئے بلکہ سارے علاقے کیلئے مفید ثابت ہوگا۔ اس میں کیا شک ہے کہ دو ایسے ملک جو اپنے لئے اور دنیا کے لئے امن کے خواہاں ہوں ان کے ایک دوسرے کے قریب آنے سے نہ صرف ان کے اپنے امن کو تقویت ملتی ہے بلکہ دیگر ممالک بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

الجیریا ۔ انتخابات ملتوی

الجیریا میں انتخابات کا دوسرا دور منسوخ کر دیا گیا ہے اور ملک چلانے کے لئے ایک نئی کونسل ترتیب دے دی گئی ہے۔ بنیاد پرستوں نے اور بعض فوجی افسران نے بھی احتجاج کیا ہے اور لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ موجودہ نظام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں کیونکہ یہ جمہوریت کے قتل عام کے مترادف ہے۔ الجیریا کے ہمسایہ یورپی ممالک کو اس بات کا خدشہ ہے کہ ملک کے نظام کے غیر مستحکم ہو جانے کے باعث وہاں سے ایک بہت بڑی تعداد میں نئے مہاجرین ان کے ملکوں پر یلغار کر دیں گے ان کا خیال ہے کہ اگر ملک میں اقتصادی اصلاحات کی جائیں تو ملک کے غیر مستحکم ہونے کا خدشہ دور ہو سکتا ہے۔ فرانس سپین اور اٹلی نے موجودہ حالات پر تبصرہ محفوظ رکھا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس کی حمایت کرتے ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ جائزہ لے رہے ہیں کہ موجودہ حالات کیا رخ اختیار کریں گے۔ اسی طرح دیگر ہمسایہ ممالک بھی اسی بات کے انتظار میں ہیں کہ جمہوریت پنپ سکے گی یا نہیں اور مارشل لاء آجائے گا۔ یا اس سے گریز کیا جائے گا۔

گورباچوف فاؤنڈیشن

گذشتہ روز ماسکو کے ٹیلیوژن سے یہ خبر ملی کہ گورباچوف کے نام پر گورباچوف فاؤنڈیشن کی تشکیل کی گئی ہے جو اقتصادی اور سیاسی نظریوں کے متعلق لوگوں کی آراء کو ہموار کیا کرے گی۔ گورباچوف فاؤنڈیشن کے صدر میخائل گورباچوف ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ اس طرح اپنے ملک کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔ گذشتہ روز وہ سابق سیکرٹری آف سٹیٹ امریکہ ہنری کسنجر سے ملے۔ کہتے ہیں کہ یہ گورباچوف کا یہ کام کرنے کا پہلا دن تھا۔ جب انہوں نے ۲۵ دسمبر کو صدارت سے استعفیٰ دیا تھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک وہ رخصت کے موڈ میں رہے ہیں۔ گورباچوف اور کسنجر کی ملاقات کے بعد انہوں نے کہا کہ یلسن کو موقعہ دیا جانا چاہیئے۔ اتنے تھوڑے عرصے میں ان کی حکومت کے متعلق صحیح اندازے نہیں لگائے جا سکتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک اس وقت نہایت مشکل حالات میں سے گذر رہا ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسا مشکل وقت اس ملک پر کبھی نہیں آیا۔ اپنے متعلق انہوں نے کہا میں فی الحال کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ یلسن کی حکومت کیسی رہے گی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یلسن اور اس کی حکومت لوگوں کی بات پر کان نہ دھرے۔ انہیں اس بات پر توجہ دینی چاہیئے کہ بڑھتی ہوئی بے چینی کے عوامل کیا ہیں اور انہیں کس طرح دور کیا جا سکتا ہے انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ بے چینی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور اس کے متعلق کچھ نہ کچھ فوری طور پر کیا جانا چاہیئے۔

اخبار نویسوں کا کہنا ہے کہ گورباچوف کی صحت اچھی ہے اور وہ سارا وقت مسکرا کر ان سے باتیں کرتے رہے۔ جہاں تک ان کی فاؤنڈیشن کا تعلق ہے ان کا خیال ہے سابق صدر امریکہ رونلڈ ریگن اور سابق وزیراعظم برطانیہ مارگریٹ تھیچر کے متعلق بھی اس بات کا امکان ہے کہ وہ اس میں حصہ لیں گے۔ آئندہ چند روز میں اس فاؤنڈیشن کو باضابطہ طور پر رجسٹر کروائے جانے کا امکان ہے۔

جنرل آصف نواز کا دورۂ امریکہ

جنرل آصف نواز چیف آف آرمی سٹاف نے گذشتہ ایام میں امریکہ کا جو دورہ کیا اس کے متعلق وزارت خارجہ کے سیکرٹری شہر یار محمد خان نے کہا ہے کہ یہ دورہ بہت اچھا رہا۔ جب ایک اور نمائندے سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ چونکہ میرے پاس گفت و شنید کی تفاصیل نہیں ہیں اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ دورہ کیسا رہا۔ جب شہر یار خان سے پوچھا گیا کہ آئندہ پانچ ملکی کانفرنس جس میں پاکستان کی علاقائی تجویز برائے جوہری اسلحہ پیش ہوگی کے لئے کب امریکہ جائیں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ فروری کے آغاز میں اس بات کا امکان ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ پریسلر کے متعلق جو کچھ ہندوستان اور پاکستان میں کہا گیا ہے وہ کسی طرح بھی اس میٹنگ پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ کیونکہ پاکستان اور امریکہ دونوں پریسلر کی باتوں کو زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ شہر یار نے مزید کہا کہ پریسلر صرف ایک سینیٹر ہے اور پریسلر ترمیم کے وہ خالق بھی نہیں ہیں وہ صرف وہاں سے گذر رہے تھے اور انہیں کہا گیا کہ آپ اس پر دستخط کر دیں لیکن یہ ترمیم انہیں کے نام سے منسوب ہو گئی۔

جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ واشنگٹن پوسٹ میں جو یہ خبر شائع کی گئی ہے کہ پاکستان کے پاس دو جوہری بم موجود ہیں تو انہوں نے کہا کہ مغربی ذرائع ابلاغ میں ایسی باتیں پیش کی ہی جایا کرتی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہندوستان کے پاس ۵۰ بم ہیں لیکن مسٹر پریسلر اس خبر کو درست نہیں مانتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد

کشمیر کی کہانی

۲۱ ستمبر کو شیخ محمد عبداللہ اسلامیہ سکول کے لیئے چندہ جمع کر رہے تھے۔ کہ پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ مسلمانوں نے ۲۲ ستمبر کو احتجاجی پُرامن جلوس نکالا پولیس نے تشدد کیا۔ گھڑ سواروں نے گھوڑوں کے پاؤں تلے روندا۔ لاٹھی چارج کیا۔ گولی چلی خون بہا۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے بھیجے ہوئے وکیل نے اپنی آنکھوں دیکھے اور شہید ہونے والوں کا خون سے رنگا ہوا کپڑا اور خون سے کاغذ پر یہ الفاظ لکھ کر بھجوائے "مقتول مسلمانوں کا خون صفحہ کاغذ پر مظلومیت کی آواز بلند کر رہا ہے" یہ وکیل چوہدری عصمت اللہ خان ایڈووکیٹ تھے۔ جو صدر محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے حکم سے اپنا سارا کام چھوڑ کر مسلمانان کشمیر کی مدد کے لیئے وہاں پہنچ گئے تھے۔ ۲۳ ستمبر کو اسلام آباد میں سری نگر سے بھی زیادہ قتل و خون ہوا۔ اور ۲۵ مسلمان گولیوں سے مارے گئے۔ اور ڈیڑھ سو کے قریب زخمی ہوئے۔ بقول سقراط کاشمیری ؎

حکومت کے بے رحم ہاتھوں نے کچھ
مسلمانوں کے سینے پر گولی چلا دی
وُہ سینے جن میں تھی امانت خدا کی
وہی خاک میں وحشیوں نے ملا دی

شوپیاں میں بھی خون ریزی ہوئی۔ اور قصبہ ملٹری کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ ۲۸ ستمبر کو ساری ریاست میں برہما آرڈی نینس کی طرز کا آرڈی نینس جاری کر دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ملٹری نے وہ مظالم ڈھائے کہ انسانیت ہمیشہ ان پر ماتم کرتی رہے گی۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ان واقعات پر ہندوستان اور انگلستان میں ہر جگہ احتجاج کیا۔ اور قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ اور فسادات کی تحقیقات کے لیئے غیر جانب دار کمیشن مقرر کرنے پر زور دیا۔ وائسرائے کو توجہ دلائی۔ جن کی طرف سے صدر محترم کو تار کے ذریعہ اطلاع ملی کہ وہ ریاست سے حالات دریافت کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہ ضرور مناسب کارروائی کی جائے گی۔ لندن کے اخبارات میں بھی ان درد انگیز واقعات کے متعلق مضامین شائع ہوئے۔ چوہدری محمد ظفراللہ خان جو ان دنوں گول میز کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے لندن میں مقیم تھے۔ وزیر ہند سے ملے اور انہیں حالات سے آگاہ کرنے کے بعد مظلومین کے مطالبات مہاراجہ سے منوانے کی تحریک کی۔

ان سب باتوں کے نتیجہ میں ۵ اکتوبر کو مہاراجہ نے اپنی سالگرہ کے موقع پر قیدیوں کی عام رہائی کا اعلان کر دیا۔ آرڈی نینس واپس لے لیا گیا۔ اور ساتھ ہی یہ اعلان کیا کہ اگر میری رعایا کا کوئی طبقہ کوئی جائز درخواست کرے گا۔ تو مَیں اس پر ہمدردانہ غور کروں گا۔ یعنی مطالبات باقاعدہ پیش کرنے کی تحریک کر دی۔

شیخ محمد عبداللہ نے اس گرفتاری کے موقع پر اپنی قوم اور ہمدردان کے نام جو پیغام دیا۔ اس کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

میرا یہ پیغام پنجاب اور ہندوستان کے میرے تمام مسلمان بھائیوں، بزرگوں اور بچوں تک پہنچا دیا جائے۔ کہ حکومتِ کشمیر ہمارے خلاف ہمارے بھائیوں کے ذریعے سے ہندوستان اور پنجاب میں جو پراپیگنڈہ کر رہی ہے اور جو گمراہ کن خبریں ہمارے خلاف آج تک شائع کرائی گئی ہیں۔ ان سے ہرگز متاثر نہ ہوں۔ ہم ابھی تک مظلوم ہیں۔ اور ہمیں نشانہ ظلم و ستم بنایا جا رہا ہے۔ ۱۳ جولائی سے آج تک ہمیں ایک منٹ بھی حکومت نے چین سے نہیں بیٹھنے دیا۔ ہمارے چند بھائیوں اور ایک مسلم اخبار نے بجائے ہماری حمایت کرنے کے الٹا حکومت کشمیر سے مل کر ہمیں بدنام کرنا اور ہم سے حمایت کرنے والوں کی مخالفت کرنا اپنا نصب العین بنا لیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے ساتھ ہمدردی رکھنے والا کوئی نہیں ہمیں اس بات کا رنج نہیں ہے کیونکہ ہر قوم میں چند قوم فروش بھی ہوتے آئے ہیں۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے محترم صدر کی ہدایات کے ماتحت خان صاحب مولانا فرزند علی امام بیت الفضل لندن جو کوششیں انگلستان میں کر رہے تھے۔ وہ بہت ہی قابل قدر تھیں۔ آپ نے ہز ہائی نس سر آغا خان۔ سر میاں محمد شفیع۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ چوہدری محمد ظفراللہ خان اور مولانا شفیع داؤدی کو (جو ان دنوں لندن میں تھے) تحریک کی کہ وہ فرداً فرداً وزیر ہند سے ملیں۔ اور انہیں کشمیر کے متعلق پر زور توجہ دلائیں۔ چنانچہ ان سب لیڈروں نے وزیر ہند سے مل کر اس امر پر زور دیا۔ چوہدری محمد ظفراللہ خان نے تو اس سلسلہ میں کئی بار وزیر ہند سے ملاقات کی۔

مولانا غلام رسول مہر ان دنوں انگلستان گئے ہوئے تھے۔ وہ اپنے مکتوب میں جو روزنامہ انقلاب میں شائع ہوا رقمطراز ہیں۔

"کشمیری مسلمانوں کے تعلق میں برطانوی جرائد کا رویہ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ اور اس میں بلا شائبہ ایک مولوی فرزند علی صاحب امام بیت الفضل لندن کا بڑا حصہ ہے۔ جو شروع سے لے کر کشمیر کے تعلق میں اور دوسرے (دینی) مسائل کے تعلق میں مسلسل جدوجہد فرماتے رہے ہیں۔ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی طرف سے متعدد تار موصول ہوئے۔ جن کی کاپیاں ایک ایک مندوب کے پاس بھیجی جاتی ہیں۔"

انگلستان کے علاوہ صدر محترم نے صوفی مطیع الرحمان۔ ایم۔ اے کو امریکہ میں بذریعہ تار ہدایات بھجوائیں اور انہوں نے بھی اس طرز پر وہاں کام شروع کر دیا۔ جو بہت موثر ثابت ہوا۔

مَیں نے جموں کے لیڈروں اور کارکنان کا اوپر ذکر کیا ہے۔ ناانصافی ہوگی۔ اگر مَیں جموں کے ننھے لیڈر کا ذکر نہ کروں۔ ایک بچے (غازی محمد اسماعیل شہید) نے اپنے ہم عمر بچوں کو منظم کر کے ایک انجمن بنائی۔ جس کا نام اطفال الاسلام رکھا۔ یہ انجمن پولیس کے لیے ہمیشہ سر دردی کا باعث بنی رہی۔ بلکہ بعض اوقات پولیس نے ان اطفال پر سختی بھی کی۔ لیکن یہ روز بروز زیادہ مضبوط اور منظم ہوتے چلے گئے۔ شیخ محمد عبداللہ کی گرفتاری کے بعد مفتی جلال الدین ڈکیٹٹر اول۔ بخشی غلام محمد ڈکیٹٹر دوم۔ غلام قادر ڈکیٹٹر سوم کی گرفتاری پر اس انجمن نے بھی ایک عظیم الشان احتجاجی جلسہ کیا۔ غازی محمد اسماعیل شہید صدر مجلس اطفال الاسلام نے ڈیڑھ ہزار بچوں کے سامنے تقریر کی۔ یہ جلسہ ایک مسجد میں کیا گیا تھا۔ جس میں کسی بالغ شخص کو آنے کی اجازت نہ تھی ریزولیوشن پاس کر کے حکومت اور پریس کو بھجوائے۔ الغرض ہر موقع پر یہ انجمن جلوس نکالتی اور جلسے کرتی رہی۔

شیخ عبداللہ کی رہائی اکتوبر ۱۹۳۱ء کے شروع میں عمل میں آئی۔ اب مسلمانوں کی طرف سے مہاراجہ کی خدمت میں باقاعدہ مطالبات پیش کرنے کا وقت آ گیا تھا۔ جموں اور کشمیر کے نمائندگان صدر محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورہ کے بعد مطالبات کا ایک مسودہ تیار کر چکے تھے۔ اور جیسا کہ شیخ محمد عبداللہ کے اس پیغام سے ظاہر ہے۔ جو انہوں نے اپنی گرفتاری کے وقت قوم کے نام دیا تھا۔

مسلمانان کشمیر اپنے دوستوں اور دشمنوں کو بھی پہچان چکے تھے۔ انہوں نے صدر محترم کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ اپنے ذمہ دار نمائندگان کو کشمیر میں بھجوائیں تاکہ وہ مطالبات کو آخری شکل دے کر مہاراجہ کے سامنے پیش کر سکیں۔

صدر محترم نے ان کی درخواست کو منظور فرماتے ہوئے فیصلہ فرمایا کہ مولانا عبدالرحیم درد ایم۔ اے سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور مولانا یعقوب خان ایڈیٹر "لائٹ" دو نائبین کو لے کر وہاں پہنچ جائیں۔

چار آدمیوں کا یہ قافلہ لاہور سے بذریعہ ٹرین سیالکوٹ پہنچا۔ روانگی کی اطلاع مصلحتاً کسی کو نہ دی گئی۔ ہم سٹیشن ہی سے کار سری نگر کے لیئے کرایہ پر لے کر اسی وقت روانہ ہو گئے۔ جموں کی چیکنگ پوسٹ پر پہنچے۔ تو کسی طرح جموں والوں کو پتہ چل گیا۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا وفد سری نگر جا رہا ہے۔ نمائندگانِ جموں پہلے ہی سری نگر پہنچ چکے تھے۔ دوسرے کارکنان آنا شروع ہو گئے۔ اور مجبور کیا کہ رات وہاں ٹھہریں۔ لیکن محترم درد صاحب نے معذرت کا اظہار کیا۔ آخر ان کی اس درخواست کو منظور کر لیا کہ ڈاک بنگلہ پر چل کر شام کی چائے پی لیں۔

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

ہم نے کچنار پکائی

اپریل ۱۹۶۸ء میں جب میں پہلی بار کینیا گیا تو میری پہلی تعیناتی صوبہ نیانزا میں ہوئی۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ احمدی صاحب اس صوبہ کے انچارج تھے۔ مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر، مکرم سیّد ولی اللہ شاہ صاحب بشیر اور ایک مقامی معلم مسٹر فضل احمد اوڈیرا صاحب مجھ سے پہلے اس علاقہ میں کام کر رہے تھے۔

تھوڑے عرصہ کے بعد باقی خدام اس علاقہ سے تبدیل ہو گئے۔ برادرم مکرم چوہدری صاحب اور میں وہاں رہ گئے۔ مکرم چوہدری صاحب نے اپنی رہائش کے لئے لوانڈا (LUANDA) انتخاب کیا۔ جو کسوموں شہر سے بائیس میل باہر ایک چھوٹا سا قصبہ تھا۔ پچاس شلنگ ماہوار پر ایک دکان کرائے پر حاصل کی جو سب کی سب ٹین کی چادروں سے بنی ہوئی تھی۔ پارٹیشن ڈال کر اسے دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک میں میری رہائش تھی۔ دوسرے میں ان کی۔ میرا کمرہ دن کو دفتر کا کام بھی دیتا تھا۔

مکرم چوہدری صاحب نے سفروں کیلئے لکڑی کا ایک فوجی راشن بکس حاصل کر لیا تھا۔ اس میں ہم سٹوو۔ مٹی کا تیل۔ برتن اور خورد و نوش کی اشیاء ڈال کر ہفتہ عشرہ کے لئے سفر پر چلے جاتے۔ وہ خالص افریقی علاقہ تھا۔ کوئی غیر ملکی وہاں نہ رہ سکتا تھا۔ ہماری رہائش حکومت کی خصوصی اجازت سے وہاں ہوتی تھی۔

ایک دفعہ ہم نے کتھوموا (KATHOMO) جانے کا پروگرام بنایا۔ وہاں دو چار احمدی پہلے سے موجود تھے۔ ان علاقوں میں مارکیٹ کے دن مقرر ہوتے ہیں۔ مارکیٹ کے روز دکاندار اور خریدار اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی یہ ایّام خصوصیت رکھتے تھے۔ کثرت سے مقامی لوگوں کو ملنے اور تعلیمیافتہ، طالب علموں اور نوجوانوں سے رابطہ قائم کرنے کے مواقع مہیّا ہو جاتے تھے۔

مارکیٹ کے روز ہم نے سفر کا پروگرام بنایا۔ ہماری جائے قیام سے وہ جگہ پانچ میل دُور تھی۔ پیدل وہاں پہنچے۔ پہلے ہی ایک بوڑھے سے ملاقات ہوئی۔ اس کا نام ابراہیم الیغزر تھا۔ ہم نے عرض حال کیا۔

ہم نے بڑے میاں سے کہا کہ آپ اس علاقہ کے لوگوں سے واقف ہیں۔ آج آپ ہمارے ساتھ رہیں۔ وہ اس پر بھی آمادہ ہو گئے۔ مختلف لوگوں سے وہ ہمارا تعارف کراتے۔ ہم ان کو باتیں بتاتے۔ دن کے دو بجے مارکیٹ خالی ہونی شروع ہو گئی۔ دُور دُور سے آئے لوگوں کو واپس جانا تھا۔ چار بجے کے قریب ہم نے اُس پاس کے لوگوں کے گھروں میں جانا شروع کر دیا۔

پھر جناب ابراہیم الیغزر صاحب کا شکریہ ادا کر کے ان سے اجازت لی اور اپنے ٹھکانے پر واپس چل دیئے۔ چلتے چلتے راستے میں ایک درخت نظر آیا جو جنگلی کچنار سے ملتا جلتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ ہم نے مصروفیت کی وجہ سے مارکیٹ سے بھی کوئی چیز نہیں خریدی۔ کیوں نہ آج کچنار پکائی جائے۔ جلدی سے ہم نے اپنی ضرورت کے مطابق کچنار توڑی اور خوشی خوشی گھر کا راستہ لیا۔

کھانا پکانے کی خدمت میں نے اپنے ذمّہ لی ہوئی تھی۔ میں چونکہ والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس لئے والدہ محترمہ نے آٹا گوندھنا اور کچن میں کام کرنا مجھے بچپن ہی میں سکھا دیا تھا۔ اس لئے یہ کام میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

میں نے جلدی سے کچنار پکائی۔ بدقسمتی سے اس بار توا لانا بھی بھول گئے تھے، مقامی دوست سے تانبے چینی کی ایک پلیٹ حاصل کی۔ اسے اُلٹا سٹوو پر رکھ کر بسکٹوں کی طرح چھوٹی چھوٹی روٹیاں پکائیں۔ جب نوالہ منہ میں رکھا تو ایسا لگا جیسے کونین مکسچر مُنہ میں انڈیل لیا ہو۔ جنگلی کچنار سخت کڑوی تھی۔ ہنسی سے ہم دونوں بھائیوں کا بُرا حال ہو گیا۔ فوراً چائے پکائی۔ چائے سے بسکٹ نما چپاتیاں کھائیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید پر اس کا شکریہ ادا کیا۔ نمازیں ادا کر کے ہنستے مسکراتے نیند کی آغوش میں چلے گئے۔

بقیہ اسی صفحہ کے کالم ۳ سے آگے

پڑتا رہتی ہے۔ یہ گھروں سے روپیہ چرانے کی طرف بھی مائل کر دیتی ہے۔ اور اس کے بعد کلاشنکوف اور ڈاکے کی طرف لے آتی ہے۔ کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہماری مختلف تنظیمیں جن میں ''وار آن ریپ'' کی خواتین کی تنظیم کو بھی شامل کرتی ہوں سگریٹ نوشی کے خلاف جہاد کریں اور نوجوانوں کو دیعنی قوم کو اس کے برے نتائج سے بچالیں۔

کرکٹ میچ سگریٹ نوشی

روزنامہ ڈان میں (جنوری ۱۶ء ۱۹۹۲ء)

ڈاکٹر نزہت خان کہتی ہیں کہ اسلام میں منافقت ایک گناہ کبیرہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق ایک پوری سورۃ نازل فرمائی ہے۔ لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم میں روزانہ منافقت ظہور پذیر ہوتی ہے اور ہم بغیر اس احساس کے کہ اس کی کوئی سزا مل سکتی ہے۔ اس پر عمل کرتے ہیں جب کرکٹ کا میچ ٹیلیوژن پر دکھایا جاتا ہے تو سگریٹ نوشی کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے جیسے یہ ایک بہت ہی لذیذ بات ہو۔ بلکہ ساری دنیا میں سب سے زیادہ لذّت والی بات۔ گذشتہ دنوں سری لنکا کے ساتھ جو آخری میچ دکھایا گیا اس میں ایک نوجوان آدمی کو ایک جھیل کے کنارے سگریٹ پیتے دکھایا جاتا رہا۔ گویا کہ وہ کسی آسمانی مائدے سے لذّت اٹھا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ایک نوجوان خاتون بھی تھی۔ اور اس منظر کو اتنا لمبا کر دیا جاتا تھا کہ اگلے اوور کا پہلا بال ہو چکا ہوتا تھا۔ اور منافقانہ طور پر اس کے ساتھ اردو کا ایک چھوٹا سا فقرہ دکھایا جاتا تھا کہ سگریٹ نوشی صحت کے لئے خطرناک ہے۔ جہاں تک بڑے لڑکوں کا سوال ہے وہ تو اپنی خواہش کے اظہار کو چھپا ہی نہیں سکتے۔ صرف چھوٹے بچے جو ہمسائے میں رہتے ہیں وہ کبھی کبھار پوچھ لیتے تھے کہ خالہ سگریٹ ایک بری چیز ہے۔ یہ حیرت ناک بات ہے کہ ہمارے لیڈرز مذہبی ہوں یا سیاسی اس منافقت کی طرف بالکل دھیان نہیں دیتے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ سگریٹ ہمارے نوجوانوں کی صحت کو تباہ کرتی ہے اور ہیروئن پینے کے لئے اسے پہلا اقدام کہا جا سکتا ہے اور چونکہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم کی بھی ضرورت

باقی اسی صفحہ کے کالم ۲ پر

بقیہ: ص۵ سے آگے

مولانا یعقوب خان صاحب کے بعض شاگردوں کو پتہ چلا تو ملنے کو بھاگے چلے آئے۔

جس جس کو پتہ چلتا گیا۔ ڈاک بنگلہ کی طرف دوڑتا چلا آیا۔ چونکہ اب ہجوم ہو چلا تھا۔ اس لیے ہم وہاں سے سری نگر کے لیئے روانہ ہوئے۔ رات ڈاک بنگلہ اودہم پور میں گذاری۔ ریاست کی طرف سے زائرین کے آرام کے لیئے جا بجا ڈاک بنگلے اور ریسٹ ہاؤس سڑک پر موجود تھے۔

دوسرے روز بعد دوپہر ہم سری نگر کی چیکنگ پوسٹ پر پہنچے تو ریاست کا ایک سیکرٹری کار لے کر موجود تھا۔ مولانا عبدالرحیم درد کے متعلق دریافت کر کے ان سے ملا۔ اور درخواست کی کہ آپ لوگوں کی رہائش کا انتظام ریاست کے بڑے گیسٹ ہاؤس میں ہے۔ اور میں کار لے کر آپ کو لینے کے لیئے آیا ہوں۔ وزیر اعظم صاحب نے مجھے بھجوایا ہے۔

مولانا درد نے جواب دیا کہ ہم تو ان کے مہمان ہیں۔ جنہوں نے ہمیں بلوایا ہے۔ اس نے بہتیرا زور مارا۔ لیکن محترم درد صاحب کو نہ ماننا تھا۔ نہ مانے اور ہم چیکنگ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اپنی کرایہ والی کار ہی سے امیراکدل پہنچے۔ جہاں شیخ محمد عبداللہ اور ان کے رفقاء استقبال کے لیئے موجود تھے۔ سب بہت خوشی سے ملے۔ ان کے حوصلے بلند ہو گئے۔ امیراکدل میں ایک چوبارہ پر ہماری رہائش کا انتظام تھا۔ وہاں ہمیں اتارا گیا۔ نمازوں اور ناشتہ کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ شیخ صاحب نے والینٹئرز مقرر کر رکھے تھے۔ کہ صرف ضروری لوگ ہی آکر ملاقات کریں۔ اور ہجوم نہ ہو۔ دوسرے روز صبح سویرے درد صاحب مجھے ساتھ لے کر بظاہر سیر کے لیئے بند کی طرف گئے۔ دو تین ہاؤس بوٹ دیکھے۔ ایک ہاؤس بوٹ نہایت موزوں جگہ (آبی گزر) پر کھڑا تھا۔ پسند آگیا۔ اس کا ماحول صاف ستھرا ہونے کے علاوہ ڈاک خانہ اور تار گھر بھی یہاں سے بالکل قریب تھے اور شہر بھی زیادہ دور نہ تھا۔ کرایہ وغیرہ طے کر کے ہم جائے رہائش پر پہنچے۔ شیخ محمد عبداللہ اور بعض دوسرے نمائندگان وہاں موجود تھے۔ مولانا درد نے ان کو بتا دیا۔ کہ ہم نے چونکہ یہاں ٹھہرنا ہے۔ کافی دن لگ جائیں گے۔ اس لیئے میں نے ہاؤس بوٹ کرایہ پر لے لیا ہے۔ نمائندگان نے اصرار کیا کہ آپ یہیں ٹھہریں۔ لیکن محترم درد صاحب کے سمجھانے پر مان گئے۔ اور ہم وہاں سے ہاؤس بوٹ میں اُٹھ آئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح:۔ مکرم مرزا عامر صدیق صاحب ابن مکرم مرزا محمد صدیق صاحب آف والسل لندن کا نکاح عزیزہ شازیہ منصور صاحبہ بنت مکرم میاں منصور احمد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور سے مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ دارالذکر نے مورخہ ۱۰ر جنوری کو دارالذکر لاہور میں پڑھا۔

○ مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری فتح محمد صاحب اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح عزیزہ رخسانہ بشیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف ملتان کے ساتھ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی دارالذکر نے مورخہ ۳ر جنوری کو دارالذکر لاہور میں پڑھا۔

○ مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید اطلاع دیتے ہیں کہ عزیزہ امۃ الحلیم ملک بنت مکرم ملک محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ مکرم کیپٹن صہیب رضوان صاحب ابن محترم ملک عبدالرحمان صاحب آف لاہور، مورخہ ۵ر جنوری کو مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ پینتیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

○ عزیزہ امۃ الحلیم ملک مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور کی پوتی اور عزیزم صہیب رضوان محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے پوتے ہیں۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

تقریب شادی:۔ مکرم منور علی شاہد صاحب ابن مکرم احمد علی سراج صاحب معتمد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی شادی ہمراہ مکرمہ نصرت کوثر صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالرشید صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ بیت التوحید لاہور مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۹۲ء بروز جمعرات بخیروخوبی انجام پائی۔ اس سے قبل مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعہ مکرم مولانا بشیر الدین صاحب نے دارالذکر لاہور میں مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر ان کا نکاح پڑھا ۳ر جنوری ۱۹۹۲ء کی شب دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

○ عزیزہ عابدہ شمیم بنت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا کا نکاح ہمراہ مکرم سعید احمد صاحب ابن مکرم محمد صادق صاحب چک نمبر ۹۵ ج۔ب گیری تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر مورخہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ مقیم واہ کینٹ نے پڑھا۔ اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

○ مکرم میاں عبدالمومن طاہر صاحب ابن مکرم میاں عبدالماجد صاحب آف جموں حال ساکن سرگودہا کی شادی کی تقریب ۱۲ر جنوری کو عزیزہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم شیخ محبوب الٰہی صاحب ریٹائرڈ وائس پریذیڈنٹ حبیب بنک لاہور کے ہمراہ منعقد ہوئی۔ بارات سرگودہا سے لاہور گئی تھی۔ اگلے روز مقامی ہوٹل میں دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ تقریب کے اختتام پر محترم مرزا عبدالحق صاحب نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو بابرکت فرمائے۔

ولادت:۔ مکرمہ نیر نعیم صاحبہ اور مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ر دسمبر ۹۱ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام "راحیل احمد قائم" عطا فرمایا ہے۔

○ مکرمہ امۃ القدوس روبینہ صاحبہ اور مکرم محمد اشرف صاحب کو خدا تعالیٰ نے ۱۱ر جنوری ۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب ساکن نصیر آباد ربوہ کا پوتا اور مکرم ریاض احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب ان بچوں کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں

درخواستِ دعا: مکرم محمد عادل صاحب بدر سرگودہا کی اہلیہ صدیقہ بیگم صاحبہ کا دایاں ہاتھ گرنے کی وجہ سے دو جگہ سے ٹوٹ گیا ہے۔

○ عزیز زرتشت جاوید ابن مکرم جاوید اختر صاحب دارالصدر غربی ربوہ بعمر آٹھ ماہ عرصہ پندرہ دن سے بیمار ہے۔

○ مکرم انوار الحسن صاحب گلگشت کالونی ملتان سے لکھتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی چوہدری انور حسن صاحب کی چھوٹی بیٹی عزیزہ میمونہ انور بعمر ۱۱ سال بعارضہ قلب سخت بیمار ہے جس کا اپریشن بھی ہونے والا ہے۔ میں خود بھی دل کا مریض ہوں۔ عرصہ دراز سے قسما قسم کی پریشانیوں سے دوچار ہوں۔ نیز میری بیٹی مڈل کا بورڈ کا امتحان دے رہی ہے۔

○ مکرم جہانگیر محمد جوئیہ صاحب امیر ضلع خوشاب کے بیٹے محمد شاہ جہان صاحب کی آنکھ میں چوٹ لگی ہے اور چھوٹا سا سفید موتیا بن گیا ہے۔

○ مکرم خیر محمد احمدی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کئی دنوں سے مختلف عوارض میں مبتلاء ہیں۔ نیز ان کا نواسہ عثمان ملک لاہور میں کئی دنوں سے بخار سے بیمار ہے

○ مکرم سید اسرار بخاری صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی اہلیہ کے ہاں میجر آپریشن کے ذریعے بچی پیدا ہوئی ہے۔ زچہ و بچہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال:۔ مکرم چوہدری رائے محمد صاحب اقبال پورہ راولپنڈی ۳ر جنوری کو لاہور میں وفات پا گئے۔ نماز جنازہ ۴ر جنوری بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی موصوف موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ محترمہ امۃ النعیم صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب رانا مورخہ ۸ر جنوری کو بعمر ۵۵ سال کراچی میں وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ ۹ر جنوری بعد نماز عشاء بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی۔ آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر آپ کے خسر مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سابق امیر ضلع ملتان نے دعا کروائی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی: ایک عدد سونے کی بالی بیوت الحمد سے فضل عمر ہسپتال جاتے ہوئے مورخہ ۱۸ر جنوری ۹۲ء کو گم ہو گئی ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ دفتر الفضل میں پہنچا کر مشکور ہوں۔

○ خاکسار کی نظر کی عینک چند روز قبل گولبازار میں کہیں گم ہو گئی ہے۔ جس کسی دوست کو ملے خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

شیخ محمود احمد سعید
کوارٹر تحریک جدید ۵۷ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۰۳ میں غلام بی بی بیوہ نظام الدین قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن ۳/۶ باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۔۱۱۔۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ترکہ خاوند مکان نمبر ۳/۶ برقبہ پونے بارہ مرلہ مالیتی پچاس ہزار روپے کا ۱/۸ حصہ مالیتی ۶۲۵۰/- روپے۔ (۲) ترکہ خاوند دکان جس کی کل قیمت خاوند کی وفات پر دو ہزار تھی۔ (۳) حق مہر وصول شدہ ۱۰۰۰/- روپے۔ (۴) ترکہ خاوند نقد امانت تحریک جدید میں ۵۰۰/- روپے کا ۱/۸ حصہ ۶۲.۵۰ روپے۔ (۵) پانچ تولہ سونا مالیتی ۱۶،۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ غلام بی بی بیوہ نظام الدین ۳/۶ باب الابواب ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد امتیاز خالد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۴۳۸۷۔ پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منیر احمد عابد وصیت نمبر ۲۳۰۸۴۔

ناظمین تعلیم!

۳۱ر جنوری تک تعلیمی کوائف کا رجسٹر مکمل فرمالیں۔ (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ کے علیحدگی پسند لیڈر جی ایم سیّد کی گرفتاری کے خلاف اندرون سندھ فائرنگ ہونے اور دھماکے ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ جئے سندھ تحریک نے عام ہڑتال کا بھی اعلان کیا ہے۔ حیدر آباد میں فائرنگ سے ۲۰ افراد ہلاک ہوئے۔ جنگ شاہی میں ریلوے لائن کو بموں سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ "یہ ردّ عمل قدرتی ہے"۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے جام صادق کو ۲۴ گھنٹے کے اندر برطرف کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ جی ایم سیّد کے ساتھی ہیں ان کو علیحدہ نہ کیا گیا تو یہ سمجھا جائے گا کہ صدر مملکت ملکی سلامتی اور بقا کے معاملے میں مخلص نہیں ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ جام صادق کے فرشتوں کو بھی علم نہیں کہ جی ایم سید کے خلاف کارروائی کس ادارے کی ہدایت پر ہوئی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جی ایم سید کے خلاف سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ازخود نوٹس لیں جی ایم سیّد کی سرگرمیاں جام صادق کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔ صدر اسحاق کی پوزیشن اب مشکوک ہو گئی ہے۔

○ حکومت پنجاب نے فوری طور پر سپیشل پروگرام کے تحت تعمیراتی اور ترقیاتی منصوبوں پر کام روک دیا ہے۔ یہ منصوبے بلدیاتی اداروں کے تحت جاری تھے۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں نے پولیس والوں کی وردیاں پہن کر پیر صاحب پگاڑا کے گاؤں سے ۱۰ عورتوں کو اغوا کر لیا۔ ڈاکوؤں نے چیکنگ کے بہانے پہلے دیہاتیوں سے اسلحہ لے لیا۔ پھر مردوں کو ایک جگہ بند کر کے عورتوں کو ساتھ لے گئے۔ اور بھاری تاوان ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے پنو عاقل میں چاچڑ قبیلے کے ایک گاؤں کو آگ لگا دی گئی۔ نواب شاہ میں ڈاکوؤں نے ایک پولیس اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

○ وزیر اعظم نے بلدیاتی اداروں میں پی ڈی اے سے اتحاد کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

○ وفاقی حکومت کا ایک اعلیٰ سطحی وفد جام صادق اور ایم کیو ایم کے لیڈروں سے اہم مذاکرات کرے گا۔

○ امریکی سینیٹر پریسلر کے پاکستان دشمن بیانات کے بعد جئے سندھ کی طرف سے علیحدگی کے نعرے کے احیاء کو خاص تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ حکومت جئے سندھ پر پابندی لگانے کا فیصلہ کر رہی ہے۔

○ سندھ میں جئے سندھ کی طرف سے ہنگاموں میں ۵ افراد کی ہلاکت کی خبر ملی ہے۔ دو ٹرک اور دو رکشے نذر آتش کر دیئے گئے۔ حیدر آباد میں خواتین کے بازار اور کوٹری کے ایک مکان پر بم پھینکے گئے۔ اندرون سندھ چلنے والی سرکاری بس سروس بھی بند کر دی گئی ہے۔ شہداد پور میں دو گروہوں میں فائرنگ کئی شہروں میں کاروبار زندگی معطل رہا۔

○ بجلی کے نرخوں میں سات فیصد اضافے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ چند دنوں میں اس کا اعلان ہو گا۔

○ وہاڑی میں ایس ایس پی کی سرپرستی میں غنڈہ گردی کے مبینہ الزام کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے چار شہریوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ اسرائیل نے پاکستان کو دوستی کی پیشکش کر دی ہے۔ پاکستانی حکام حالات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ عرب ممالک اسرائیل سے خفیہ روابط قائم کر رہے ہیں۔ چین اور ترکی بھی سفارتی تعلقات میں اضافہ کر رہے ہیں۔

○ سابق سوویت یونین کی ریاستوں روس اور یوکرائن کے درمیان اسلحہ کے سوال پر اختلافات گہرے ہو گئے ہیں۔ بحیرۂ اسود میں ایٹمی بحرے کے ملازمین اس انتظار میں ہیں کہ انہیں بتایا جائے کہ وہ کس کے ماتحت ہیں۔ یوکرین میں فوج کے ایک حصے نے یوکرین سے وفاداری کا حلف اٹھا لیا ہے۔

○ جارجیا میں صدر گمسا خوردیا اور حکمرانوں کے درمیان مذاکرات ہونے کی خبریں ملی ہیں تاہم ان کے درمیان تصادم بھی جاری ہے۔

بقیہ صہ ۱ سے آگے

میں حاصل کی۔ بعد ازاں ان کے والد محترم نے مزید تعلیم کے لئے آپ کو قادیان بھجوا دیا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۲ سال تھی۔ یہاں آپ نے احمدیہ سکول میں تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور مولوی فاضل کے علاوہ مربی سلسلہ کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۴۶ء میں آپ کو بطور مربی بیرون ملک بھجوایا گیا۔ آپ نے مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، گھانا اور سیرالیون میں مختلف اوقات میں ۱۵ سال تک خدمتِ دین کی۔ اس کے علاوہ مرکزِ سلسلہ میں نائب وکیل التبشیر کے طور پر ۱۷، ۱۸ سال خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں جامعہ احمدیہ میں تعلیمی خدمات انجام دیں اور اب قاضی کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔

محترم مولوی صاحب نے ۱۹۶۸ء میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کے ہمراہ انڈونیشیا جاپان، سنگاپور، ملائشیا، ہانگ کانگ کا بھی دورہ کیا۔

مولوی صاحب موصوف اردو، انگریزی، اور عربی پر عبور رکھتے تھے۔ وسیع مطالعہ تھا۔ دو کتب بھی لکھیں ایک ریاض الحدیث احادیث کا انگریزی ترجمہ اور ایک نماز کی کتاب بھی انگریزی میں شائع ہوئی۔ جماعتی اخبارات اور رسائل میں وقتاً فوقتاً علمی مضامین لکھتے رہتے تھے۔ گھر میں وسیع لائبریری بنا رکھی تھی۔ عیسائیت پر خاص طور پر گہرا مطالعہ تھا۔ قادیان سے مولوی فاضل پاس کیا تھا لیکن بعد میں ذاتی شوق سے میٹرک، ایف اے، بی اے اور پھر ایم اے (عربی) پاس کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

بقیہ صہ ۳ سے آگے

بہت اچھا پایا جیسا کہ سنا تھا۔ وہ ایک درد مند دل رکھنے والے اور محنت سے کام کرنے والے انسان ہیں۔ اور جن مخالف حالات میں وہ کام کر رہے ہیں وہ اس بات کا انہیں مستحق بناتا ہے کہ مسلمان ان کی قدر کریں۔ اور ان کی رائے کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ مجھے ان سے کئی باتوں میں اختلاف رہا ہے۔ لیکن میں نے ہمیشہ انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں۔ اگر کسی خریدار نے پتہ میں تبدیلی یا درستی کروانا ہو تو اپنے خریداری نمبر کے حوالہ سے تحریر فرمائیں۔ پتہ صاف ہونا چاہیئے تاکہ تعمیل کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ نیز اپنے ڈاک خانہ کے پوسٹ کوڈ نمبر سے بھی آگاہ فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۲ ۱/۲ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱۰ آفس: ۵۲۱

قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم ○ اٹھرا ○ بچوں کا سوکھا پن
مرکز۔ گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴/۶۴۹۷ ۰۴۳۱
مرکز۔ ربوہ فون ۹۰۶-۰۴۵۲۴ ○ لاہور
مرکز۔ اسلام آباد۔ قلعہ کالروالا۔ ملتان۔ کراچی